سرمایہ کاری کے میدان میں

(نامہ نگار) ملتان کے ہونہار طلبہ کے لیے تعلیم کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کے میدان میں رہنمائی کا ایک منفرد اور اہم سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ ملتان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے زیر اہتمام ہفتے کی شام ایک تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا مقصد نوجوان نسل کو یہ شعور دینا تھا کہ وہ اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کے بنیادی اصولوں سے آگاہ ہو سکیں اور مستقبل میں معاشی فیصلے کس طرح کیے جائیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیمبر کے صدر میاں عمیر الدین کھوسہ نے کہا کہ آج کے طلبہ کل کے سرمایہ کار ہیں اور اگر انہیں درست وقت پر رہنمائی میسر آ جائے تو وہ نہ صرف اپنے مستقبل کو محفوظ بنا سکتے ہیں بلکہ ملتان کے معاشی ڈھانچے میں بھی مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی نظام میں مالی خواندگی کا شعبہ سب سے کمزور ہے اور طلبہ کو بینک، بچت اور سرمایہ کاری کے بنیادی فرق تک معلوم نہیں ہوتے، جو ایک سنگین خلا ہے جسے پُر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تربیتی نشست کی نگران ماہر معاشیات ڈاکٹر نگہت سلطانہ نے شرکاء کو سود، منافع، رسک اور مہنگائی کے بنیادی تصورات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ کس طرح کم عمر سرمایہ کار بھی باقاعدگی سے چند ہزار روپے سے سرمایہ کاری کا آغاز کر سکتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ سونے، زمین اور کاروبار میں جلد بازی کے بجائے صبر اور تحقیق کو اپنا شعار بنائیں۔ ان کے مطابق نوجوان اگر اپنے اخراجات کا ایک حصہ باقاعدگی سے بچت میں منتقل کرنے کی عادت اپنا لیں تو یہ عادت ان کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ثابت ہو سکتی ہے۔

تقریب کے دوسرے حصے میں طلبہ کے درمیان سوال و جواب کا سلسلہ ہوا جس میں کئی طلبہ نے اپنے خاندان کی چھوٹی بچتوں اور کاروبار کے بارے میں رہنمائی طلب کی۔ چیمبر کے ذمہ داران کے مطابق اس طرز کی مزید نشستیں آئندہ ماہ ملتان کے دیگر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی منعقد کی جائیں گی تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ شرکاء کو توقع ہے کہ یہ سلسلہ آگے چل کر ایک باقاعدہ تربیتی پروگرام کی شکل اختیار کر لے گا جو ملتان کے نوجوانوں میں مالی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

ملتان میں ہنر مند افراد کی کمی کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر گیا

(نمائندہ خصوصی) ملتان میں ہنر مند افراد کی کمی کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ ایک حالیہ سروے کے مطابق شہر میں مختلف شعبوں میں ہزاروں آسامیاں خالی ہیں جبکہ ہر سال ہزاروں نوجوان تعلیم مکمل کر کے روزگار کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ تعلیمی ادارے اور صنعتی یونٹس کے درمیان رابطے کا فقدان اس صورتحال کی بنیادی وجہ ہے۔

ملتان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے زیر اہتمام ہفتے کو ایک تربیتی نشست میں ماہرین نے اس مسئلے پر تفصیلی گفتگو کی۔ نشست میں بتایا گیا کہ ضلع میں الیکٹریشن، ویلڈر، مشینسٹ اور کمپیوٹر آپریٹر جیسے ہنر مند افراد کی شدید کمی ہے۔ کئی فیکٹریاں اور ورکشاپس باہر سے کاریگر منگوانے پر مجبور ہیں جس سے مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع کم ہو رہے ہیں۔

چیمبر کے صدر میاں عمیر الدین کھوسہ نے کہا کہ ہمارے تعلیمی ادارے جو ڈگریاں دے رہے ہیں وہ صنعت کی ضرورت سے میل نہیں کھاتیں۔ انہوں نے تجویز دی کہ ہر فیکٹری کو اپنے قریب کسی کالج یا ووکیشنل ادارے کو گود لینا چاہیے تاکہ وہ وہاں کے طلبہ کو تربیت دے سکے۔ ان کے مطابق اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو اگلے مرحلے میں اسے دیگر اضلاع تک پھیلایا جائے گا۔

ڈاکٹر نگہت سلطانہ نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ برس ضلع میں تقریباً 4 ہزار 7 سو نوجوان فارغ التحصیل ہوئے جبکہ صرف 1 ہزار 2 سو کے قریب افراد کو روزگار میسر آ سکا۔ باقی ماندہ نوجوان یا تو بے روزگار رہے یا پھر نجی سطح پر چھوٹے موٹے کام کرنے پر مجبور ہوئے۔ ان کے مطابق خواتین میں ہنر کی کمی اور بھی زیادہ ہے اور ان کے لیے الگ تربیتی مراکز کی ضرورت ہے۔

نشست میں یہ تجویز بھی سامنے آئی کہ ہنر مند افراد کے لیے ایک رجسٹریشن کارڈ جاری کیا جائے تاکہ ان کی مہارت کا ریکارڈ محفوظ رہے اور وہ بیرون ملک روزگار کے لیے بھی رجوع کر سکیں۔ چیمبر کے نائب صدر شیخ وقار الدین نے اعلان کیا کہ چیمبر اس تجویز پر عملدرآمد کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دے گا جو آئندہ ماہ اپنی سفارشات پیش کرے گی۔

ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 15 فیصد اضافہ، مسافر پریشان

(نمائندہ خصوصی) شہر میں ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 15 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے جس کے بعد مسافر شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ پیر کی صبح سے شہر کی سڑکوں پر چلنے والی بسوں اور چنگچی رکشوں کے کرایے میں یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ طلبہ، ملازمت پیشہ افراد اور خواتین سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ کئی مسافروں کا کہنا ہے کہ پہلے جو کرایہ 40 روپے تھا اب وہ 50 روپے ہو گیا ہے۔

ٹرانسپورٹ مالکان کا موقف ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ ان کے مطابق ڈیزل کی قیمت گزشتہ ایک ماہ میں تقریباً 18 روپے فی لیٹر بڑھی ہے اور اسپیئر پارٹس کی قیمتیں بھی دگنی ہو چکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کرایہ نہ بڑھایا جاتا تو کئی گاڑیاں سڑک پر آنا بند کر دیتیں اور سروس مکمل طور پر بند ہو جاتی۔

دوسری جانب مسافروں کا کہنا ہے کہ حکومت کو پہلے متبادل انتظام کرنا چاہیے تھا۔ طالبہ عائشہ رحمان نے کہا کہ وہ روزانہ دو بسیں بدل کر کالج پہنچتی ہیں اور اب ان کا خرچہ دگنا ہو گیا ہے۔ ایک ریٹائرڈ استاد نے کہا کہ پنشن میں اضافہ نہ ہونے کے باوجود کرایے بڑھا دیے گئے ہیں جو ظلم کے مترادف ہے۔ کئی مسافروں نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر سبسڈی دے یا سرکاری بسیں زیادہ تعداد میں چلائے۔

ادھر ٹریفک پولیس کے ترجمان نے کہا کہ کرایوں کی چیکنگ کے لیے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو بسوں اور رکشوں کے میٹر اور کرایہ نامے چیک کریں گی۔ خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیور کو جرمانہ کیا جائے گا اور دوبارہ خلاف ورزی پر لائسنس معطل کیا جائے گا۔ ٹریفک پولیس کے مطابق شکایات کے لیے ہیلپ لائن 1915 قائم کی گئی ہے جس پر مسافر براہِ راست شکایت درج کرا سکیں گے۔

کپاس کی بوائی مقررہ تاریخ سے دو ہفتے تاخیر کا شکار

(محکمۂ زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق ضلع میں کپاس کی بوائی مقررہ تاریخ سے دو ہفتے تاخیر کا شکار ہے۔ اب تک صرف 42 فیصد رقبے پر کاشت مکمل ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ شرح 61 فیصد تھی۔ محکمے کے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) ڈاکٹر نوید اقبال چیمہ نے کہا کہ بارشوں کی کمی اور نہری پانی کی فراہمی میں تاخیر اس تاخیر کی بڑی وجوہات ہیں۔ ان کے مطابق کسانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اب صرف تصدیق شدہ بیج استعمال کریں تاکہ پیداوار متاثر نہ ہو۔

دوسری جانب کسان تنظیموں کا مؤقف ہے کہ کھاد اور بیج کی قیمتیں بڑھنے کے باعث کاشتکار پہلے ہی دباؤ میں ہیں۔ کسان اتحاد کے صدر ملک فیروز خان کھوکھر نے کہا کہ اگر حکومت نے بروقت سبسڈی نہ دی تو کاشتکار مجبوراً متبادل فصلوں کی طرف جائیں گے جس سے کپاس کی پیداوار مزید کم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کھاد پر سبسڈی فوری طور پر بحال کی جائے۔

محکمہ زراعت کے مطابق اگر موسم سازگار رہا اور بارش وقت پر ہوئی تو باقی رقبہ جولائی کے پہلے ہفتے تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔ ماہرین کا خدشہ ہے کہ اگر اگست میں بھی بارش کم ہوئی تو پیداوار کا ہدف پورا ہونا مشکل ہو جائے گا۔ محکمہ آبپاشی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ نہری پانی کی فراہمی کا شیڈول کسانوں کو پہلے سے فراہم کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی فصل کی منصوبہ بندی کر سکیں۔

ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 15 فیصد اضافہ، مسافر پریشان

(نامہ نگار) شہر میں ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 15 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے جس کے بعد مسافر شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ پیر کی صبح سے شہر کی سڑکوں پر چلنے والی بسوں اور چنگچی رکشوں کے کرایے میں یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ طلبہ، ملازمت پیشہ افراد اور خواتین سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ کئی مسافروں کا کہنا ہے کہ پہلے جو کرایہ 40 روپے تھا اب وہ 50 روپے ہو گیا ہے۔

ٹرانسپورٹ مالکان کا مؤقف ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ ان کے مطابق ڈیزل کی قیمت گزشتہ ایک ماہ میں تقریباً 18 روپے فی لیٹر بڑھی ہے اور اسپیئر پارٹس کی قیمتیں بھی دگنی ہو چکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کرایہ نہ بڑھایا جاتا تو کئی گاڑیاں سڑک پر آنا بند کر دیتیں اور سروس مکمل طور پر بند ہو جاتی۔

دوسری جانب مسافروں کا کہنا ہے کہ حکومت کو پہلے متبادل انتظام کرنا چاہیے تھا۔ طالبہ عائشہ رحمان نے کہا کہ وہ روزانہ دو بسیں بدل کر کالج پہنچتی ہیں اور اب ان کا خرچہ دگنا ہو گیا ہے۔ ایک ریٹائرڈ استاد نے کہا کہ پنشن میں اضافہ نہ ہونے کے باوجود کرایے بڑھا دیے گئے ہیں جو ظلم کے مترادف ہے۔ کئی مسافروں نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر سبسڈی دے یا سرکاری بسیں زیادہ تعداد میں چلائے۔

ادھر ٹریفک پولیس کے ترجمان نے کہا کہ کرایوں کی چیکنگ کے لیے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو بسوں اور رکشوں کے میٹر اور کرایہ نامے چیک کریں گی۔ خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیور کو جرمانہ کیا جائے گا اور دوبارہ خلاف ورزی پر لائسنس معطل کیا جائے گا۔ ٹریفک پولیس کے مطابق شکایات کے لیے ہیلپ لائن 1915 قائم کی گئی ہے جس پر مسافر براہِ راست شکایت درج کرا سکیں گے۔

مقامی سطح پر شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر حکومت نے فوری طور پر کوئی متبادل انتظام نہ کیا تو مسافر مجبوراً نجی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کا رخ کریں گے جس سے ٹریفک کا مسئلہ مزید سنگین ہو جائے گا۔ شہری حلقوں کا مطالبہ ہے کہ کرایہ نامے کا اطلاق تمام روٹس پر یکساں طور پر کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیوروں کو فوری سزا دی جائے تاکہ عام مسافر کو ریلیف مل سکے۔

کپاس کی بوائی مقررہ تاریخ سے دو ہفتے تاخیر کا شکار

(نامہ نگار) محکمۂ زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق ضلع میں کپاس کی بوائی مقررہ تاریخ سے دو ہفتے تاخیر کا شکار ہے۔ اب تک صرف 42 فیصد رقبے پر کاشت مکمل ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ شرح 61 فیصد تھی۔ محکمے کے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) ڈاکٹر نوید اقبال چیمہ نے کہا کہ بارشوں کی کمی اور نہری پانی کی فراہمی میں تاخیر اس تاخیر کی بڑی وجوہات ہیں۔ ان کے مطابق کسانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اب صرف تصدیق شدہ بیج استعمال کریں تاکہ پیداوار متاثر نہ ہو۔

دوسری جانب کسان تنظیموں کا مؤقف ہے کہ کھاد اور بیج کی قیمتیں بڑھنے کے باعث کاشتکار پہلے ہی دباؤ میں ہیں۔ کسان اتحاد کے صدر ملک فیروز خان کھوکھر نے کہا کہ اگر حکومت نے بروقت سبسڈی نہ دی تو کاشتکار مجبوراً متبادل فصلوں کی طرف جائیں گے جس سے کپاس کی پیداوار مزید کم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کھاد پر سبسڈی فوری طور پر بحال کی جائے۔

محکمہ زراعت کے مطابق اگر موسم سازگار رہا اور بارش وقت پر ہوئی تو باقی رقبہ جولائی کے پہلے ہفتے تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔ ماہرین کا خدشہ ہے کہ اگر اگست میں بھی بارش کم ہوئی تو پیداوار کا ہدف پورا ہونا مشکل ہو جائے گا۔ محکمہ آبپاشی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ نہری پانی کا شیڈول کسانوں کو پہلے سے فراہم کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی فصل کی منصوبہ بندی کر سکیں۔

ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 15 فیصد اضافہ، مسافر پریشان

(نامہ نگار) شہر میں ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 15 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے جس کے بعد مسافر شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ پیر کی صبح سے شہر کی سڑکوں پر چلنے والی بسوں اور چنگچی رکشوں کے کرایے میں یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ طلبہ، ملازمت پیشہ افراد اور خواتین سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ کئی مسافروں کا کہنا ہے کہ پہلے جو کرایہ 40 روپے تھا اب وہ 50 روپے ہو گیا ہے۔

ٹرانسپورٹ مالکان کا مؤقف ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ ان کے مطابق ڈیزل کی قیمت گزشتہ ایک ماہ میں تقریباً 18 روپے فی لیٹر بڑھی ہے اور اسپیئر پارٹس کی قیمتیں بھی دگنی ہو چکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کرایہ نہ بڑھایا جاتا تو کئی گاڑیاں سڑک پر آنا بند کر دیتیں اور سروس مکمل طور پر بند ہو جاتی۔

دوسری جانب مسافروں کا کہنا ہے کہ حکومت کو پہلے متبادل انتظام کرنا چاہیے تھا۔ طالبہ عائشہ رحمان نے کہا کہ وہ روزانہ دو بسیں بدل کر کالج پہنچتی ہیں اور اب ان کا خرچہ دگنا ہو گیا ہے۔ ایک ریٹائرڈ استاد نے کہا کہ پنشن میں اضافہ نہ ہونے کے باوجود کرایے بڑھا دیے گئے ہیں جو ظلم کے مترادف ہے۔ کئی مسافروں نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر سبسڈی دے یا سرکاری بسیں زیادہ تعداد میں چلائے۔

ادھر ٹریفک پولیس کے ترجمان نے کہا کہ کرایوں کی چیکنگ کے لیے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو بسوں اور رکشوں کے میٹر اور کرایہ نامے چیک کریں گی۔ خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیور کو جرمانہ کیا جائے گا اور دوبارہ خلاف ورزی پر لائسنس معطل کیا جائے گا۔ ٹریفک پولیس کے مطابق شکایات کے لیے ہیلپ لائن 1915 قائم کی گئی ہے جس پر مسافر براہِ راست شکایت درج کرا سکیں گے۔

مقامی سطح پر شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر حکومت نے فوری طور پر کوئی متبادل انتظام نہ کیا تو مسافر مجبوراً نجی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کا رخ کریں گے جس سے ٹریفک کا مسئلہ مزید سنگین ہو جائے گا۔ شہری حلقوں کا مطالبہ ہے کہ کرایہ نامے کا اطلاق تمام روٹس پر یکساں طور پر کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیوروں کو فوری سزا دی جائے تاکہ عام مسافر کو ریلیف مل سکے